دارالافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی

❁ عید کا خطبہ ایک یا دو؟...... خطبہ عید کے بعد اجتماعی دعا؟
❁ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا حکم؟...... اذان اور اقامت؟

☆ سوال: جمعہ کے خطبہ کی طرح عید کا خطبہ سننا بھی ضروری ہے یا جو اُٹھ کر جانا چاہے، جا سکتا ہے؟

جواب: عید کے خطبے کا سننا جمعہ کے خطبہ کی طرح ضروری نہیں بلکہ خطبہ نماز کے تابع ہے (یعنی چونکہ نماز عیدین سنت مؤکدہ ہے لہٰذا خطبہ سننا بھی واجب نہیں)۔ (فتح الباری:۲/۴۴۶) بوقتِ ضرورت اٹھ کر جانے کا جواز ہے۔

☆ سوال: کیا عید کا ایک خطبہ ہی ہونا چاہئے یا دو خطبے دینے کی گنجائش بھی ہے؟ جبکہ امام نسائی نے ایک عام حدیث سے دو خطبوں کے جواز پر استدلال کیا ہے؟

جواب: صحیح روایات کے مطابق عید کا خطبہ ایک ہی ہے اور جن روایات میں دو کا ذکر ہے، ان میں کلام ہے۔ (ملاحظہ ہو: مرعاۃ المفاتیح ۲/۳۳۰)

اور سوال میں نسائی کی ذکر کردہ روایت صحیح تو ہے لیکن اس میں دو خطبوں کی تصریح نہیں اور ابن ماجہ کی روایت میں تصریح تو ہے لیکن وہ ضعیف ہے، اس میں راوی اسماعیل بن مسلم بالاجماع ضعیف ہے اور دوسرا راوی ابوبکر بھی ضعیف ہے۔

اس سلسلہ میں ایک روایت مسند بزار میں بھی ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد:۲/۲۰۳)

☆ سوال: عید کے بعد اجتماعی دعا کرنا جائز ہے، بعض لوگ اسے بھی بدعت میں داخل کر دیتے ہیں؟

جواب: نمازِ عید کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت نہیں، ظاہر ہے جب کوئی ثابت نہ ہو تو وہ خطرہ کا مقام ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مرعاۃ المفاتیح ۲/۳۳۱

☆ سوال: کیا عید کی نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے، اگر نہیں تو کیا نماز کے بعد دعا مانگی جائے یا خطبہ کے بعد یا خطبہ کے دوران؟ اور ہاتھ اٹھائے جائیں یا نہیں؟

جواب: نمازِ عید یا خطبہ کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت نہیں، ظاہر ہے کہ جو چیز ثابت نہ ہو، وہ بدعت ہونے کے خطرہ سے خالی نہیں۔ اور نماز یا خطبہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا درست نہیں۔

☆ سوال: ۱۰ مئی ۲۰۰۲ء کے 'الاعتصام' میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ نمازِ عید کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت نہیں اور بے ثبوت شے کا اختیار کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ عرض ہے کہ

خاکسار گزشتہ ۲۵ برس کے دوران ہندو پاک کے مختلف شہروں میں عید کی نمازوں میں شامل ہوتا رہا ہے اور ہر جگہ خطبے کے بعد اجتماعی دعا ہی ہوتی رہی۔ بلکہ علماء کرام اور ائمہ نماز اس اجتماعی دُعا کی تاکید بھی فرماتے رہے خصوصاً صحیحین کے حوالے سے جہاں حائضہ عورتوں کی عید کے اجتماع میں شمولیت کی تاکید ہے یعنی وليشهدن الخير ودعوة المؤمنين اور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم (بخاری) وليشهد الخير ودعوة المسلمين (مسلم) کے احکام کو اجتماعی دعا کی تاکید کے لیے سنت کے مترادف خاص کیا جاتا رہا۔ مگر اب اس پر بدعت ہونے کا احتمال ہونے لگا۔ محولہ بالا احکامِ نبوی کے باوصف اگر صحابہ کرام کا معمول اجتماعی دعا کا نہ تھا تو اس کا ثبوت بھی ہونا چاہئے کہ ان کا طریق کار کیا تھا؟

کیا وہ (مرد و زَن) خطبے کے فوراً بعد عیدگاہ کو چھوڑ دیتے تھے۔ یا انفرادی دعائیں مانگتے رہتے تھے جب کہ کسی کی دعا قلیل اور کسی کی طویل ہوسکتی تھی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اہلحدیث علماء کرام نے بھی اس 'بدعت' کو کیسے جاری رکھا ہوا ہے؟ جن عورتوں کو نماز کی معافی ہو، انکی عیدگاہ میں حاضری کے لیے تاکید کا مقصد کیا ہوسکتا ہے؟ صرف خطبہ سن کر چلے جانا یا کچھ اور بھی؟ مسئلہ کی وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ڈاکٹر عبید الرحمٰن چوہدری، لاہور)

جواب: ظاہر یہ ہے کہ مشار الیہ حدیث میں 'دعوۃ المسلمین' سے مراد خطبہ عیدین میں ذکر اذکار اور کلماتِ وعظ ونصیحت ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہوسکا کہ عیدین کے بعد دعا کی ہو۔ احادیث کے راویوں میں سے کبھی کسی راوی نے بھی اس بات کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ اس وقت جو چیز آپ ﷺ سے ثابت ہے، وہ یہ کہ مسلمانوں کی جملہ حاجات وضروریات کا جائزہ لے کر ان کے حل کی سعی فرماتے۔ جب ساری ہیئتِ اجتماعی دعا ہی ہے تو پھر خود ساختہ تکلّفات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے جس میں بجائے فائدہ کے نقصان کا پہلو یقینی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سبھی کچھ روحِ نماز سے غفلت کا نتیجہ ہے ورنہ نماز تو مناجاتِ ربّ اور قربِ الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (العلق:۱۹) ''اور سجدہ کرو☆ اور قربِ الٰہی کی کوشش کرتے رہو۔''

☆ محترم حافظ صاحب کی سجدہ والی مثال حائضہ عورت کے حوالہ سے واضح نہیں ہے کیونکہ حائضہ عورت نماز نہیں پڑھتی۔ البتہ حدیث میں واردلفظ ودعوتهم کی دعا کے ساتھ تفسیر صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں ہے

عن أم عطية قالت كنا نؤمر أن نخرج يوم العيد حتى نخرج البكر من خدرها حتى نخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرن بتكبيرهم ويدعون بدعائهم (صحیح بخاری مع الفتح:۲/۴۶۱)

''حضرت اُمّ عطیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہمیں عید کے دن نکلنے کا حکم ہوتا۔ یہاں تک کہ ہم کنواری عورت اور حیض والی عورتوں کو بھی ساتھ لے جائیں۔ وہ لوگوں سے پیچھے مردوں کے ساتھ تکبیریں کہتیں اور ان کی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔'' حدیث نبوی سے ہی لفظ 'دعوت' کی وضاحت آجانے کے بعد دیگر معانی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

مولانا محمد رمضان سلفی (اُستاذ جامعہ لاہور الاسلامیہ)

www.KitaboSunnat.com